نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیّن دلیل ہے

زرقانی ۲۲۰/۴ } لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانہ کان نورا کما قال ابن سبع وقال رزین لغلبۃ انوارہ قیل وحکمۃ ذالک صیانتہ عن یطأ کافر علی ظلہ واطلاق الظل علی القمر مجازا لانہ انما یقال لہ ظلمۃ القمر ونورہ وفی المختار ظل اللیل سوادہ لان الظل حقیقۃ ضوء شعاع الشمس دون السواد فاذا لم یکن ضوء فھو ظلمۃ لا ظل رواہ الترمذی الحکیم عن ذکوان) ابی صالح السمان الزیات المدنی او ابی عمرو المدنی مولی عائشۃ وکل منھما ثقۃ من التابعین فھو مرسل لکن روی ابن المبارک وابن الجوزی عن ابن عباس لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب ضوءہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الا غلب ضوء السراج وقال ابن سبع کان صلی اللہ علیہ وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظل لان النور لا ظل لہ قال غیرہ ویشھد لہ فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائہ لما سأل اللہ ان یجعل فی جمیع اعضاءہ وجھاتہ نورا ختم بقولہ (واجعلنی نورا) ای والنور لا ظل لہ وبہ یتم الاستشھاد

(سورج اور چاند کی روشنی میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اس لئے کہ آپ نور تھے۔ جیسا کہ ابن سبع نے کہا ہے۔ اور رزین نے کہا آپ کے انوار کے غلبے کی وجہ سے سایہ نہ تھا۔ بعضوں نے کہا ہے اور حکمت اس کی یہ ہے آپ کو بچانے کے لئے اس امر سے کہ آپ کا سایہ کافر نہ لتھڑے۔ اور سایہ کا اطلاق

چاند پر مجازاً ہے۔ کیونکہ چاند کے سایے کو چاند کی ظلمت کہا جاتا ہے۔ اور اس کی روشنی کو اس کا نور کہا جاتا ہے۔ اور مختار مذہب میں ہے رات کا سایہ اس کے اندھیرے کو کہا جاتا ہے۔ اور وہ استعارہ ہے۔ اس لیئے کہ لفظ ظل حقیقتہً سورج کی شعاعوں کی روشنی کو کہا جاتا ہے۔ نہ سواد کو۔ تو جب ضو رہے ہی نہیں تو وہ ظلمت ہے نہ ظل۔ (اس کو حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کیا ہے۔) ابو صالح السمان الزیات المدنی یا ابو عمرو المدنی غلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا اور وہ دونوں پکے ثقات تابعین سے ہیں۔ تو وہ مرسل ہوئی۔ لیکن ابن مبارک اور ابن جوزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کہ آپ سورج کی روشنی میں کھڑے ہوں۔ تو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب نہ ہوئی ہو۔ بلکہ ہر وقت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک سورج کی روشنی پر غالب رہا۔ اور آپ جب بھی چراغ کی روشنی میں تشریف لائے تو چراغ کی روشنی پر آپ کا نورِ پاک غالب ہوا۔

اور کہا ابن سبع نے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نور تھے۔ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہوتا تھا۔ اس لیئے کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ اور لوگوں نے کہا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دعا اس کا شاہد ہے۔ جب آپ نے اللہ تعالٰے سے سوال کیا کہ آپ کے تمام اعضاء اور جہات میں یعنی چاروں طرف نور بنا دے۔ اور دعا کو اس سوال پر ختم فرمایا۔ (وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا) اے اللہ مجھے نور بنا دے۔ یعنی ایسا نور جس کا سایہ نہیں۔ اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان دعا ہی سے آپ کے سایے نہ ہونے کی دلیل پوری ہو جاتی ہے۔

خصائص کبریٰ ۱/۶۸ } اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یُرٰی لَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ قَالَ

ابن سبع من خصائصہ انّ ظلّہ کان لا یقع علی الارض وانّہ کان نورًا وکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظلّ قال بعضہم ویشھد لہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائہ واجعلنی نورًا

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند میں نہیں دیکھا جاتا تھا اور ابن سبع نے کہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر واقع نہ ہوتا تھا۔ اور بے شک آپ نور تھے۔ اور جب سورج اور چاند کی روشنی میں آپ چلتے تو آپ کا سایہ نہ دیکھا جاتا تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس کی شہادت دیتا ہے آپ کی دعا میں کہ اے اللہ مجھے نور بنا دے۔

شرح شفا لعلی القاری ۵۰۵ { کان من خصائصہ انّہ کان نورًا وکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظلّ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ آپ نور تھے۔ اور جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

شرح ھمزیہ لابن حجر الھیثمی ۱۲ { انّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم صار نورًا انّہ کان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظلّ لانّہ لا یظھر الا لکثیف وھو صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد خلصہ اللہ من سائر الکثائف الجسمانیۃ وصیّرہ نورًا صرفًا لا یظھر لہ ظلّ اصلًا خرقًا للعادۃ

بلاشک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نور تھے۔ شان آپ کا یہ ہے کہ جب حضور سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نہ ظاہر ہوتا۔ اس لیے کہ سایہ کثیف شے کا ہوتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ربّ العزت نے تمام کثائف جسمانیہ سے مبرا رکھا۔ اور حضور کو محض نور تیار فرمایا۔ آپ کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تھا۔ یہ آپ کا معجزہ تھا۔

شرح الشرح ۱۲ لابن همزیة — قوله لا یظهر له الظل هذا ظاهر فی ذاته علیه افضل الصلوة والسلام و معلوم انه کان علیهما ملبوس ط

مصنفه علامه محمد غنی رحمة اللہ علیہ — وهو لیس نورا کله ظل وقد یقال انه ملبوسه وان کان بالنظر لنفسه کثیفا لکن لملابسة ذاته التی هی نور صار ذالک الملبوس بواسطة نورها نورا فلا یظهر له ظل ایضا ط

یہ ظاہر بات ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ظاہر ہوتا تھا۔

الجواہر البحار ۱/۵۳ یوسف نبھانی — وکان اذا مشیٰ فی قمر او شمس لا یظهر له ظل

جب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو چاند اور سورج کی روشنی میں آپ کا سایہ نہ ہوتا۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا عقیدہ

تفسیر عزیزی ۲۱۹ پارہ عم — وسایہ ایشاں بر زمیں نمے افتاد

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا

تفسیر النسفی ۳/۱۰۳ — وقال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه ان اللہ ما اوقع ظلک علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذالک الظل

فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالےٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہیں ڈالا۔ تاکہ اس سائے پر کوئی انسان قدم نہ رکھے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا

مکتوبات شریف امام ربانی دفتر سوم حصہ نہم معرفت الحقایق ۷۵ } وچوں وجود آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلوات والسلام در عالم ممکنات نباشد بلکہ فوق ایں عالم باشد ناچار اورا سایہ نبود ونیز در عالم شہادت سایہ شخص از شخص لطیف تر است وچوں لطیف تر از دے در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد. عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلوٰةُ وَالتَّسْلِيمَات۔

جب سرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام عالم ممکنات میں نہ تھے. بلکہ اس عالم سے ورا تھے. ضرور آپ کا سایہ نہ تھا. اور عالم شہادت میں آدمی کا سایہ آدمی سے بہت لطیف ہوتا ہے. اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ لطیف دنیا میں کوئی شے نہیں ہے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ کیسے ہوسکتا ہے.

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا تواتر سے ثابت ہے

امداد السلوک ۸۶ مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی } وبتواتر ثابت شد کہ آنحضرت عالی صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند وظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل مے دارد۔ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت عالی صلے اللہ علیہ وسلم سایہ نہیں رکھتے تھے. اور ظاہر ہے کہ نور کے سوائے تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔

دوستو! اب تو تمہارے اکابرین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کا اقرار کرلیا. اور مولوی رشید احمد صاحب نے صاف الفاظ میں اقرار فرمایا کہ احادیث متواترہ

سے ثابت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو — تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ آپ کا سایہ نہ تھا

زلیخا ۱۱ }

خراماں سرو او از سایہ آزاد — جہان در سایۂ آں سرو آباد
ز سایہ بود برتر پایہ او — زمین و آسماں در سایہ او
تنش را بود از جان پاک مایہ — ندید از جان کسے بر خاک سایہ

سوال :۔ قرآن کریم میں ہے کہ سائے بھی ہر شئے کے سجدے کرتے ہیں۔ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تسلیم کیا جائے تو دوسروں سے آپ کی عبادت میں کمی لازم آئے گی۔ کہ ہر چیز خود بھی سجدہ کرے اور ان کے سائے بھی۔ اور آپ صرف خود ہی سجدہ کریں اور آپ کا سایہ سجدہ نہ کرے۔ یہ عبادۃ اللہ میں کمی پائی جائے گی۔ لہذا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا۔

محمد عمر :۔ افسوس تم نے میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قدر سمجھا ہی نہیں۔

پہلا جواب

یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو رب العزت فرماتا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ط اللہ کا ذکر کثیر کروگے تو تمہاری خلاصی ہوگی۔ اور میرے حبیب و محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

رات کو آپ زیادہ تمام رات کھڑے نہ رہیں۔ چوتھا حصہ رات کا یا آدھی رات یا کم و بیش کھڑے ہو کر ترتیل سے قرآن کریم پڑھیں۔

کیوں جناب! اب بتاؤ میرے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کا ارشاد کیوں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ آپ کی ذات تمام مخلوق سے ممتاز ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ طٰہٰ مَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ القُراٰنَ لِتَشقٰی حضور تمام رات کھڑے نہ ہونا کیونکہ ہم نے آپ پر اس لیئے قرآن نہیں نازل کیا کہ آپ اتنی مشقت اُٹھائیں۔

میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کو رب کریم گوارہ نہیں فرماتا۔ اور تمہیں کثرت ذکر کا حکم لگایا جاتا ہے۔ اگر کثرت ذکر نہ کرو تو خلاصی نہیں حقیقت یہ ہے کہ تم شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہو۔ میرے محبوب مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اللہ اکبر فرمادیں۔ اور تمام مخلوق بمع ملائکہ تمام عمر ذکر خداوند کریم کرتے رہیں تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دفعہ اللہ اکبر کہنا تمام مخلوق کی تمام عمر کی عبادت سے بالاتر ہے۔ اور خداوند کریم کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ جس کا ایک دفعہ کا ذکر سب مخلوق کی تمام عمر کی عبادت سے فوقیت رکھتا ہے۔ تو آپ سے مخلوق کی کوئی شے ذکر میں فوقیت نہیں لے جا سکی۔ آپ کی حیات و ممات ذکر خداوندی میں یکساں ہے سُنیئے

قُل اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ط فرما دیجیئے یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک میرا نماز پڑھنا اور میرا قربانی کرنا اور میری زندگی اور وصال اللہ رب العالمین کے لیئے ہے۔

جن کی حیات و ممات ہی رب العالمین کی ڈیوٹی کے لیئے وقف ہو حالت ممات ابھی نہیں اور تمام وقت ممات اپنی ڈیوٹی میں پہلے ہی درج فرمالیا۔ اور آپ کی تمام حیات بھی ڈیوٹی میں ہی لکھی جاوے کچھ کریں یا نہ کریں۔ تو آپ کو

سائے کی اعانت کی کیا ضرورت ہے۔ جس کی حیات و ممات طوعًا میں حتمی منظور ہو چکی ہو اس کو کرھًا معاونت کی کیا ضرورت۔ بلکہ آخرت کو دنیا سے بھی زیادہ بہتر فرمادیا۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۞

دُوسرا جواب

جب رب العزت نے اپنی تمام مخلوق میں آپ کا مثل نہیں پیدا فرمایا۔ تو سائے کی مساوات کیسے۔ اور مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي خداوند کریم کی تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہے۔ حالانکہ ملائکہ کا ایک سانس بغیر ذکر خداوندی کے نہیں۔ ساری مخلوق خداوند کریم کی خالی ہاتھ ہو گی۔ اور پیارے محبوب مصطفٰی صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے دست پاک میں خداوند کریم کی تعریف کا جھنڈا ہوگا۔ تو وہاں سائے کی اعانت کی کیا ضرورت؟

تیسرا جواب

خدانخواستہ جس کو تم سایہ تسلیم کرتے ھو۔ سایہ اندھیرا ہوتا ہے۔ اور جب آپ کے وجود مبارک کا اندھیرا خاک کے ذرات اور زمین پر پڑا۔ تو آپ کے وجود مبارک سے اس کو اندھیرا پہنچا۔ تو فرمان خداوندی سِرَاجًا مُّنِيْرًا کی تکذیب لازم آتی ہے۔ تو جو شخص مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر پڑنے کا قائل ہے وہ مصطفٰے صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے سراجًا منیرا ہونے کا منکر ہے تو قرآنی منکر ثابت ہوا۔ اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی اکراہ کی وجہ سے آپ کا سایہ کرھًا تسلیم کرلو۔ یا قرآن کریم پر ایمان لاکر مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو سراجًا منیرا تسلیم کرلو۔

چوتھا جواب

اگر کذھا سایئے کو تسلیم کرتے ہو کہ آپ کی عبادت میں کمی لازم آئیگی تو تمھیں بھی چاھیئے کہ گرمیوں میں کذھا دھوپ میں ہی بیٹھے رہو۔ دھوپ میں ھی لیٹو دھوپ میں ھی چلو تاکہ سایے کی عبادت سے محروم نہ رہو۔ اور اگر مکان میں یا سایئے میں چلے گئے تو ظِلٰلُھُمْ کی عبادت سے تم نے جسم کو محروم رکھا۔ گنہگار ہو گئے مَنَّاعٍ لِلْخَیْرِ کے مرتکب ہو گئے۔ رات کو تمام رات روشنی رکھو۔ اور تمام رات کھڑے یا بیٹھے رہو تاکہ تمہارا سایہ نہ زائل ہو جائے اور تم گنہ گار نہ ہو جاؤ۔ جب تم گرمیوں میں عمداً سایے میں آکر اپنے سائے کو ہٹا دیتے ھو۔ رات کو لیٹ کر مکانوں میں بیٹھ کر تمام دن رات سایے کی عبادت سے محروم رھتے ھو۔ کیونکہ ہر وقت تم سایہ دار تو نہیں رھتے۔ تو گنہگار رہوئے یا نہ۔ اور قرآن کے منکر ثابت ھوئے یا نہ۔ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا مثل ساری مخلوق میں نہیں۔ اور آپ کے نور مبارک کو رب العزت نے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ سے سب مخلوق پر روشن فرما دیا ھے۔ جس کا تم انکار کر رھے ھو۔ اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کو ساری مخلوق پر اتمام کرنا چاھتا ھے اور تم بجائے نور کے اندھیرے اور سائے کے متلاشی ھو۔ تو ثابت ھوتا ھے کہ تمہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ضرورت نہیں دنیا میں برزخ میں عقبیٰ میں ظلمت کے متلاشی ھو۔

پانچواں جواب

یہ ھے کہ نوری شئے کا سایہ ہوتا ھی نہیں۔ دیکھئے چاند کا سایہ نہیں۔ سورج کا سایہ نہیں۔ ستاروں کا سایہ نہیں۔ ملائکہ انسانی شکل میں بھی متشکل ہو کر آتے تھیں تو

ان کا بھی سایہ نہیں۔ جنت نوری ہے اس کا سایہ نہیں۔ لوح و قلم نوری ہیں ان کا سایہ نہیں۔ جب قرآن و احادیث صحیحہ و اقوال بزرگان موافق و مخالفین یہ ثابت ہو گیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نوری ہیں۔ تو سایہ کیسے رہا۔

چھٹا جواب

یہ ہے کہ فقیر پہلے ثابت کر چکا ہے کہ آپ سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ پاک سورج و چاند پر غالب ہوتا۔ جب آپ کا نور پاک چاند و سورج کے نوروں پر غالب تھا۔ اور سایہ سورج و چاند کا حاجز ہوتا ہے۔ اور جب آپ کا نور بھی ان کے نور پر غالب ہو گیا تو حاجز نہ رہا۔ اور جب حاجز نہ رہا بلکہ غالب رہا تو سایہ ممکن ہی نہ رہا۔ دیکھیئے چاند اور سورج کے درمیان جب زمین حاجز ہوتی ہے تو چاند پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ جتنی زمین حاجز اتنا چاند اندھیرا۔ اور اگر زمین حاجز نہ ہو بلکہ سورج کی روشنی پورے چاند پر غالب ہو تو چاند میں اندھیرا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے ہی جب آپ کی روشنی سورج و چاند کی روشنی پر غالب تھی۔ اور آپ کا جسم مبارک حاجز نہ رہا۔ بلکہ منور رہا۔ تو سائے کا امکان بھی اُٹھ گیا۔ تو اس صورت میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سائے کو کوئی مسلمان قرآن و حدیث کا متبع تسلیم نہیں کر سکتا۔ البتہ قرآن و حدیث کا منکر جو چاہے کہ دے۔ اور قرآنی آیات صریحہ کو چھوڑ کر اور پس پشت ڈال کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ استنباط سے بنا دے۔ مسلمان کے شان سے بعید ہے۔

ساتواں جواب

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے عرش پر مدعو فرمایا تو

آپ مع جسمِ اطہر تشریف لے گئے۔ چاند پہلے آسمان پر قدمبوس ہُوا۔ اور سورج چوتھے آسمان پر تو آپ ان سے تجاوز فرما کر عالمِ ملکوت سے گذر کر عالمِ لاہُوت میں تشریف لے گئے۔ وہاں تو تم بھی سائے کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ تو رب العزت کا قرب زیادہ نہ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ تمہارے نزدیک سائے کی عبادت میں کمی واقع ہو گئی۔ حالانکہ وہاں قرب زیادہ ھُوا۔ تو ثابت ھوا کہ میرے پیارے محبُوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونے سے آپ کو قرب زیادہ حاصل ہوتا ھے۔ اور پھر روشنی کا قُرب زیادہ ھوگا تو بھی سایہ نہیں رھتا۔ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قربِ خداوندی ہر وقت ھے تو سایہ کیسے تسلیم کیا جاوے گا۔

آٹھواں جواب

اللہ تعالےٰ نے اس آیۂ کریمہ میں کافر کو شرم دلائی ھے۔ کہ ہر شے میرے سامنے سر نگوں ھے۔ اور ساجد۔ لیکن تو اے کافر ایسا بے ایمان ھے کہ تو میرے سامنے سر نہیں جھکاتا۔ میری قدرت دیکھ تو اگر میرے سامنے طوعًا سجدہ نہیں کرتا تو اگلے پچھلے پہر تیرا سایہ کرھًا سجدہ کرتا ھے۔ اب اس کو تو روک کر دکھا۔ اور تیرا سایہ کرھًا ساجد ھے۔ تو تو اے بے ایمان طوعًا ساجد ھو جا۔ اور مومن کا جسم بھی ساجد اور اس کا سایہ بھی ساجد۔ تو اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے کافر کو ڈانٹ کر شرم دلائی ھے۔ لیکن مخالفِ نورِ مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے اس اصول کو ہر ایک پر چسپاں کر لیا ھے۔ حالانکہ ارشادِ خداوندی دوسرے مقام پر مذکور ھے۔ جو اس کی تشریحِ مبین ھے ملاحظہ ہو۔

النحل ۱۴/۶ } اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ

کیا اور نہیں دیکھا انہوں نے طرف اس چیز کی جو اللہ تعالےٰ نے پیدا فرمائی ہے مائل ہوتا ہے اس کا سایہ دائیں اور بائیں اللہ کے لیئے سجدہ کرنے والے ہیں اور وہ ذلیل ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جتنی اللہ کی مخلوق ہے اس کا سایہ دائیں اور بائیں سجدہ کرنے والا ڈھلتا ہے۔ حالانکہ نوری اور ناری دونوں اس حکم سے ممتاز ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے دو جنسوں کو ممتاز فرمایا ہے۔ اور کلام الٰہی میں فرق لازم نہیں آیا۔ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے ممتاز فرمایا تو کلام الٰہی کا قانون کیسے ٹوٹ سکتا ہے۔ خداوند کریم کا کوئی ایسا قانون نہیں جس کے خلاف اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ نہ دکھایا ہو۔ لیکن مومن قدرت خداوندی سے قائل ہو جاتا ہے سن کر اور منافق اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ط سے اپنے مطلب کو مقدم سمجھتا ہے۔ تو اسی وحدہٗ لاشریک نے خاکی چیزوں درختوں پتھروں وغیرہ کفار کا سجدہ کرہًا ثابت فرمایا۔ اور مومن کا سجدہ طوعًا ہے۔ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی رب کریم نے سب سے ممتاز پیدا فرمایا۔ اور وَھُمْ دٰخِرُوْنَ سے رب العزت نے سایے کے سجدے کو پیش کر کے کفار کو ڈانٹا ہے نہ کہ ہر شئے کے لیئے سایہ مقرر کیا گیا ہے۔

ایسے ہی تمہاری پیش کردہ آیت میں ہر چیز کے لیئے سایہ مقرر نہیں کیا گیا۔ بلکہ سایہ دار چیزوں کے سایئے کو کرہًا سجدہ کرنے والے ثابت کر کے کفار کو الوہیت خداوندی تسلیم کرو۔ اب اس کا تحریری جواب عرض کرتا ہوں۔

مفردات راغب ٣١٦ { قَالَ الْحَسَنُ اَمَّا ظِلُّکَ فَیَسْجُدُ لِلّٰہِ وَاَمَّا اَنْتَ فَتَکْفُرُ بِہٖ
حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے کافر تیرا سایہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے لیکن تو اس کے ساتھ انکار کرتا ہے۔

مجمع بحار الانوار ٣٣٢ { اَلْکَافِرُ یَسْجُدُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَظِلُّہٗ یَسْجُدُ لِلّٰہِ اَیْ جِسْمُہٗ الَّذِیْ عَنْہُ الظِّلُّ

کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔ اور اس کا سایہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔ یعنی کافر کے جسم کا سایہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔ یعنی کافر کے جسم کا سایہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔

کیوں جی! کتب لغات عربیہ قرآنی و حدیث کی لغت سے آیت کے معنی واضح ہو گئے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اب تمہاری ضرور تسلی ہو جائے گی۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کو چسپاں کرنا ایمان کے خلاف ہے۔ جب قرآن و احادیث صحیحہ و تفاسیر متقدمین و متاخرین و اقوال اہل سُنت وجماعت و اقوال مخالفین سے مصطفےٰ اصلی اللہ علیہ وسلم نور ثابت ہوئے۔ اور یہ بھی ثابت ھُوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ بھی نہ تھا۔ تو بدلائل ثابت ہو گیا کہ جس کا سایہ نہ ہو وہ نوری ہے۔ اور جو نوری ہو اس کا سایہ نہیں ھو سکتا۔ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نوری ثابت ھُوئے۔

نواں جواب

غیر مقلدین کے بڑے پائے کے عالم کو بھی مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونا تسلیم کرنا پڑا۔ حافظ محمد صاحب لکھوی نے تسلیم کیا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا نُور تھے،

تفسیر محمدی ۴۲۹ منزل ہفتم

کنڈ ولوں بھی ویکھے سر دا گوں ویکھے جیونکر
بھی رات اندھیری اندر ویکھے جیونکر دینہ نوں سر در

بھی آب دہان نبی تھیں مٹھے ہوندے پانی کھارے
جے لڑکے شیر خوار منہ ڈالے آب دہان پیارے

تاں سارا دینہ تس دودھ نہ حاجت رجے شیر دریں
وچہ بغل نبی دے وال نہ کوئی صاف سفید بتائیں

ستیاں اکھیں نیند نبی نوں دل دائم بیداری
تے احتلام او باسی کدی نہ حضرت عمراں ساری

تے خوشبوناک پسینہ سرورِ دوہ کنوں کستوری
جس گلیوں لنگھ جاندے خوشبو پاون لوک حضوری

انہاں غائط کسے نہ ڈٹھا دچہ زمیں دے غائب تھیندا
تے اوہ مکان معطر جیوں کستوری پیا لبھیندا

تے جمے ختنے نال بھی ناف بریدہ پاک صفائی
نہ بدن اُتے کجھ خون نہ ہور نجاست ہرگز کائی

تے جمن ویلے مائی ڈٹھا نور کنوں چمکارہ
جو شام ولایت شہر دسیاوے اس نوروں آشکارا

جاں گرمی سخت ہوندی تاں سر پر بدل سایہ کردا
تے اُپر زمیں نہ پوندا سایہ حضرت پیغمبر دا

نہ جُوآں جامے وچہ نبیدے مکھی مول نہ بہندی
نہ گوبر بول حیوان کرے اسواری جد لگ رہندی

اول روح نبی رب سرجیا تے پچھے روح تمامی
تے سب تھیں مہر جواب الست آکھیا نبی گرامی

اَلَسْتُ بِرَبِّکُم رب کہیا جد کہیا سے ارواحاں
سب روحاں تھیں اول روح نبیدے کہیا قداماں

سوال: مسند امام احمد حنبل میں ہے کہ حضرت صفیہ فرماتی ہیں میں نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دیکھا۔ تم کہتے ہو آپ کا سایہ نہ تھا۔

محمد عمر: غلط کہہ رہے ہو۔ اصل حدیث کے الفاظ اور ہیں۔ اور تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ سُنیئے

قَالَتْ بَیْنَمَا اَنَا یَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ فَاِذَا اَنَا بِظِلِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلٌ

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم میں ایک دن نصف نہار میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں اس وقت آپ کے زیر سایہ تھی۔

پہلا جواب تو یہ ہے کہ نصف نہار میں سایہ ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ مدینہ طیبہ میں معدل النہار سے سورج اتنی دور ہٹتا ہی نہیں کہ نصف نہار میں آدمی کا اتنا سایہ ہو کہ آدمی آدمی کے سائے میں کھڑا ہو سکے۔ لہٰذا حضرت صفیہ کے نصف نہار فرمان نے تمہارے استدلال کو غلط ثابت کر دیا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہاری سابقہ پیش کردہ آیت ہی میں جواب موجود ہے

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ پہلے پہر پچھلے پہر سایہ سجدہ کرتا ھے قبل از طلوع یا بوقت طلوع اور بعد از غروب یا بوقت غروب اور نصف نہار میں سایہ ساجد نہیں ہو سکتا کیونکہ ان اوقات میں انسان کا سایہ نہیں ھوتا۔

سائل:۔ تو پھر یہاں ظل کا کیا مطلب ھوگا۔

محمد عمر: حدیث کا جواب حدیث سے ھی عرض کرتا ھوں۔

الجامع الصغیر ۲/۳۱ { اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰہِ
عادل اور عاجزی کرنے والا بادشاہ اللہ کا سایہ ھے۔ کیا یہاں بھی سورج سے سایہ ھے؟

الجامع الصغیر ۲/۲۶ { سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہٖ
سات آدمی ہیں ان کو اللہ اپنے عرش کے نیچے سایہ کرے گا۔

الجامع الصغیر ۲/۳۱ { اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰہِ
بادشاہ انصاف والا عاجزی والا اللہ کا سایہ ھے۔ کیا خداوند کا سایہ بھی ہوتا ھے

مجمع بحار الانوار ۲/۳۳۲ { سَبْعَۃٌ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ اَیْ ظِلِّ رَحْمَتِہٖ
عرش کے سائے میں سات آدمی ہونگے یعنی اس کی رحمت کے سائے میں ہونگے

خداوند کریم کا سایہ اندھیرا نہیں۔ اور اللہ کے سائے سے کوئی مخلوق خالی بھی نہیں۔ ایسے ہی عرش نوری ھے اس کا سایہ بھی نوری ھے۔

معلوم ہوا کہ نوریوں کا سایہ ھماری طرح اندھیرا نہیں ھوتا۔ بلکہ مراد زیر سایہ نور ہوتا ھے سورج کو پانی میں دیکھیں تو اس کا سایہ بھی روشن ہوتا ھے۔ ہماری طرح اندھیرا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی شیشے میں دیکھے تو اس کا عکس نوری نظر آئے گا۔ ثابت ھوا کہ نور کے سایہ میں اس کا عکس نوری ہوتا ھے۔ جیسا کہ خاکی کا سایہ اندھیرا۔ چونکہ وہ خود خاک ھے اس لیئے اس کا عکس بھی اندھیرا ہوگا۔ ایسے ہی ملائکہ ان کا سایہ عکس نوری ہوتا ھے

یعنی جہاں وہ ہوں ان کے نور کا عکس ہوگا۔ چونکہ وہ خود جسم خاکی نہیں ان کا سایہ عکس نوری ہوگا۔ ایسے ہی ناری کا عکس بھی اندھیرا نہیں ہوتا۔

ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عکس بھی نوری ہوگا۔ جیسا کہ ہمارا سایہ اندھیرا ہوتا ہے۔ آپ کا سایہ ایسا نہیں تھا۔ بلکہ نوری اور ظلمت سے مبرا تھا۔ آپ کا وجود مبارک بھی ظلمت سے مبرا تھا۔ آپ کا سایہ بھی ہماری طرح ظلمت دار نہیں تھا۔ بلکہ نوری روشن عکس تھا۔ یا زیر سایہ مراد ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہو چکا۔

میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ثابت ہوگیا کہ سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور رب العزت نے ظاہر فرمایا۔ چنانچہ احادیث صحیحہ سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے آپ نبی اللہ تھے۔ اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے سراجاً منیرًا اور وَالنَّجْمِ اور اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ اور القمر اذا تسق اور نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ اور مطلق نور وغیرہم سے نوازا۔ اور احادیث صحیحہ سے یہ بھی بیان ہوا کہ آپ کی بغلوں سے دانت مبارکوں سے نور کے شعلے نکلتے۔ سورج اور چاند کی روشنی میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور غالب ہوتا۔ جیسا کہ شیشے پر سورج یا چاند یا بجلی کی روشنی پڑے تو شیشے کی چمک ان کی روشنی پر غالب آجاتی ہے۔

ایسے ہی بلاتشبیہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ پر جب سورج یا چاند کی روشنی پڑتی تو ان کی روشنی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک غالب ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت معتبرہ نے بھی تسلی کردی کہ آپ نے فرمایا خَرَجَ مِنِّی نُوْرٌ میں نے نور جنا۔ باوجود پیدا ہونے والد و والدہ اور اولاد ہونے کے آپ کے نور ہونے میں شک نہیں۔ خداوند کریم کی شہادت والدہ ماجدہ کی شہادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت تمام مستندین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شہادت موافقین و مخالفین کی شہادت آپ کے نور ہونے کی انشاء اللہ پیش ہوگی۔ اور بشر کہنے کے متعلق

قرآنی دلائل سے پیش کیا جائے گا کہ مخالفین انبیاء علیہم السلام کفار اس خطاب سے انبیاء علیہم السلام کو توہینا کہتے رہے۔ اور انبیاء علیہم السلام نے عجز و انکساری سے اپنے آپ کو بشر کہا۔ تمام قرآن کریم میں کسی امتی نے نبی اللہ کو بشر سے خطاب نہیں کیا۔ اس لیے ہم مسلمانوں کو بھی لائق یہی ہے کہ اعلیٰ خطاب عزت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق جن خطابات سے رب کریم نے نوازا آپ کو انہی بہترین اور باعزت خطابات سے یاد کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اپنی بشریت کی شان بنانے کے لیئے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں بشر بشر کا وظیفہ ہر وقت الاپا جائے۔

ایک دفعہ بشر کہنے والے کی اب تک اپیل بھی منظور نہیں ہوئی۔ اور نہ ہو سکے گی۔ اب تم سوچ کر زبان ہلاؤ۔ اپنی غلامی کو ملحوظ رکھتے ہوئے شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق الفاظ شان استعمال کرو۔ اور از سرتا پا دنیا میں از ابتدا تا قیامت بعد از قیامت جنت میں عالم ارواح میں عالم عقبیٰ میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری وجود ہونے کا عقیدہ رکھو۔ ورنہ قبر میں آپ کے نور کا قدر معلوم ہو جائے گا۔ جب اندھیری قبر ہوگی تو پچھتائے گا کہ کاش میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری شے کا قائل ہو جاتا۔ اور آپ کے نور سے کچھ نور حاصل کر لیتا۔ تو آج قبر اندھیری نہ ہوتی۔ قبر میں کراما کاتبین فرشتے نوری بغیر دروازے بغیر سوراخ قبر میں پہنچ جائینگے۔ ویسے ہی میرے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہونگے جو اپنے نور وجود ہونے کا ثبوت دینگے۔ یہاں دنیا میں بھی آپ نور سے منور فرماتے رہے۔ اور رب کریم نے تمام عالمین میں آپکے نور سے ذرے ذرے کو منور فرمایا۔ جس سے گھر اگھر انظر آگیا۔ کھوٹا کھوٹا نظر آگیا۔ کسی کھوٹے کو بغیر کھوٹا کہے ہی عیاں فرما دیا۔ اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اقدس سے منور فرمائے۔ اور آپکے نور کے قائل ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور بے سایہ کا سایہ گھڑنے سے محفوظ رکھے۔